سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عمر میں فرق کے باوجود شادی میں حکمت

جواب

الحمد للہ.

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کرنے کے بعد عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی ، اور صرف عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہی کنواری تھیں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور جب ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر نو ب

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علاوہ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے لحاف میں وحی نازل نہیں ہوئی ، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بیویوں سے زیادہ محبوب تھیں ، ان کی برات ساتوں آسمانوں سے نازل ہوئی ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے سب سے زیادہ فقیہ اور علم رکھنے والے تھیں ، بلکہ مطلقا امت اسلامیہ کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور علم رکھنے والی تھیں ، بڑے بڑے صحابہ کرام عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے رجوع کرتے اور ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے ۔

ان کی شادی کا قصہ یہ ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات سے بہت زیادہ غمزدہ ہوئے اس لیے کہ وہ ان کی تائید اور مدد کیا کرتی تھیں ، اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ کھڑی ہوتی تھیں ، اسی لیے اس سال کو جس میں وہ فوت ہوئی اسے عام الحزن (یعنی غموں کا سال) کہا جا

پھر ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کرلی یہ بڑی عمر کی تھیں اور خوبصورت بھی نہیں تھیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف غمخواری کے لیے شادی کی تھی کیونکہ اس کا خاوند فوت ہوچکا تھا ، اور یہ مشرک قوم کے درمیان رہائش پذیر تھیں ۔

اس کے چار سال بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس برس سے زیادہ تھی ، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شادی کرنے میں مندرجہ ذیل حکمتیں ہوسکتی ہیں :

اول :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی خواب دیکھی تھی ، صحیح بخاری میں حدیث مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

(خواب میں مجھے تو دوبار دکھائی گئی تھی ، میں نے تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی دیکھا ، کہا گیا کہ یہ تیری بیوی ہے جب میں کپڑا ہٹاتا ہوں تو دیکھا کہ تو ہے ، میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو پھر اللہ اسے پورا کرے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (3682 ۔

ن (181/9) ۔

دوم :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بچپن میں جو ذہانت اور سمجھداری کی علامات اور نشانیاں دیکھیں تو اس بنا پر ان سے شادی کرنا پسند فرمائی تا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال کو دوسروں کی بنسبت صحیح اور بہتر طریقے سے نقل کرسکے ۔

اور پھر حقیقتا ہوا بھی ایسے ہی جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بڑے بڑے صحابہ کرام کے لیے مرجع بن گئی اور صحابہ کرام اپنے احکام اور ہر معاملہ کے بارہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے رجوع کیا کرتے اور پوچھا کرتے تھے ۔

سوم :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ، کہ انہوں نے دعوت حق کے راستے میں جو اذیتیں برداشت کی اور ان پر صبر و تحمل سے کام لیا ، لھذا علی الاطلاق انبیاء کے بعد وہ سب لوگوں سے زیادہ پختہ ایمان والے اور سچے یقین والے تھے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بھی شادیاں کی اگر ان میں نظر دوڑائی جائے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں کم عمر بھی ہے اور بوڑھی بھی اور سخت قسم کے جھگڑالو دشمن کی بیٹی بھی اور جگری اور دلی دوست کی بیٹی بھی ۔

ان میں ایسی بھی ہے جو یتیموں کی پرورش بھی کرنے والی ہے ، اور ان میں ایسی بھی ہے جو نماز اور روزے کثرت سے رکھنے میں دوسروں سے ممتاز ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ وہ سب انسانی افراد کے لیے نمونہ اور آئیڈیل تھیں ، ان کے ذریعہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک ایسی یکسو تشریع دی جس میں بشر

ہ (711) ۔

اور رہا مسئلہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی صغر سنی اور اس کے بارہ میں آپ کے اشکال کا تو ہم گزارش کرینگے کہ : آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم علاقہ جزیرہ عربیہ میں رہتے تھے اور وہیں پرورش بھی پائی ، اور غالبا گرم علاقوں میں سن بلوغ بھی جلد آجاتا ہے جس کی بنا پر شادی بھی جلد

اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے ، جب آپ غور کریں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی بلکہ ان کے علاوہ باقی سب بیویاں ایسی تھیں جن کی پہلے شادی ہوچکی تھی اب یا تو وہ مطلقہ تھیں یا بیوہ ، اس طرح وہ طعن جو کچھ لوگ پھیلانے کی

کیونکہ جس شخص کا یہ مقصد ہو تو وہ اپنی ساری بیویاں یا اکثر ایسی اختیار کرتا ہے جو انتہائی خوبصورت ہوں اور ان میں رغبت کی ساری صفات پائی جائیں ، اور اسی طرح اور حسی اور زائل ہونے والے معیار بھی ۔

کفار اور ان کے پیروکاروں کا اس طرح نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میں طعن کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ دین اور شریعت میں طعن کرنے سے بالکل عاجز آچکے ہیں اب انہیں کچھ نہیں ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں طعن کرنا شروع کردیا اور کوشش کرتے

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

(106/11) ۔

واللہ اعلم .